اس کے باوجود ہمارا مغرب کو معروضی طور پر سمجھنا' اور ساتھ ہی خود اپنے خول سے نکل کر تنقیدی نقطہ نظر سے اپنی کمزوریوں' مفاہمتوں اور مداہنتوں کا جائزہ لینا ہی ہمیں صحیح سمت میں لے جاسکتا ہے۔

"مغرب اور اسلام" کے ایک سال کا سفر پورا کرنے پر ہم اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ہماری فراہم کردہ معلومات ان فاصلوں کو کم کرنے میں مدد گار ثابت ہوں گی جو صدیوں کے جارحانہ عمل نے مغرب اور اسلام کے درمیان پیدا کر دیے ہیں۔ اسلام فرد یا اشخاص کی جگہ نظام اور صورتحال کو تبدیل کرنے کا قائل ہے۔ وہی ابوجہل جواپنی ہٹ دھرمی' ضد اور جانتے بوجھتے حق کو رد کرنے کی بنا پر جاہلیت کا باپ قرار دیا گیا' اگر اسلام کی دعوت کو شعوری طور پر قبول کر لیتا تو حضرت حمزہؓ کی طرح امت مسلمہ کا قائد بن سکتا تھا۔ اسلام باطل پرستوں اور غلط کار نظاموں کے تحت بسنے والے افراد کو مکمل حریت و آزادی دینے کا قائل ہے' انہیں قتل و غارت کے ذریعے معدوم کرنے کو درست نہیں سمجھتا۔ یہ جاہلیت کے خلاف ایک حرب مسلسل ہے۔ یہ افراد کو مارنے کاٹنے اور دور کرنے کے مقابلے میں ان کے دلوں کو جیتنے اور اپنے اندر شامل کرنے کا قائل ہے۔ اس لیے مغرب اور مغرب زدہ افراد کی اسلام سے خوف زدگی' تحریکات اسلامی سے وحشت اور انہیں دہشت گرد سمجھنا ہمارے خیال میں بڑی حد تک ان کے اسلام کے اصل خدوخال سے ناواقفیت کا پتہ دیتی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ "مغرب اور اسلام" ان غلط فہمیوں اور بے بنیاد تصورات کی اصلاح کی سمت ایک مثبت قدم کی حیثیت سے نہ صرف مغربی مفکرین کے ذہن کو پیش کرکے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے موقف کو بھی بلا کسی معذرت کے بیان کرنے کی روایت کے ذریعہ ایسے ذہنی پل تعمیر کرنے میں مدگار ثابت ہو گا جو اسلام کی حقانیت کو معروضی طور پر مغرب کے سامنے واضح کرسکیں۔

ہم اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس ایک سال کے عرصے میں ہمیں ایسے اہل قلم کا تعاون نصیب کیا جو اس سہ ماہی رسالے کی زینت بڑھانے کا سبب بنے۔ ہم اپنے اداریوں اور طبع شدہ مضامین پر قارئین کی تنقیدی آراء کا استقبال کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری اصلاح اور بہتری کے جذبے کے ساتھ اپنی رائے سے ہمیں مطلع کریں گے۔